عیدمیلادالنبی ﷺ

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ
اور
14 سو سالہ ائمہ اسلام کی نظر میں

12 ربیع اوّل تاریخ ولادت شریف

علامہ محمد عمران عربی
(ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، فاضل درسِ نظامی)

اہلسنت وجماعت

ادارہ احکام اسلام
- cell - 0313-2154722
- email - ahkameislam@yahoo.com

فہرس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ (وفات 1052ھ) برصغیر کی وہ عظیم ہستی گزری ہے جو اہل علم کے نزدیک کسی تعارف کی محتاج نہیں۔فن حدیث کے حوالے سے آپ ہر مکتبۂ فکر کے نزدیک ایک مستند اور قابل اعتماد محدّث تسلیم کئے جاتے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور ایک زبردست عاشق رسول بزرگ گزرے ہیں۔آپ کی ایک مشہور عربی کتاب ''مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّة'' بھی ہے، جس میں سال کے بارہ مہینوں کے اعمال سنتِ رسول ﷺ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ ماہِ ربیع الاول میں ''میلاد النبی ﷺ'' کے حوالے سے آج ہمارے معاشرے میں جو شکوک وشبہات عام طور پر پائے جاتے ہیں ان کا علاج بھی شیخ محقق کی اس کتاب میں موجود ہے۔ہم قارئین کے سامنے مذکورہ کتاب سے چند اقتباسات پیش کر رہے ہیں جو اِن شکوک و شبہات کے دفعیہ کیلئے مفید ثابت ہونگے۔(ان شاء اللہ تعالیٰ)

میلادالنبی کے متعلق شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ کی اس کتاب سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:۔

شب ولادت شب قدر سے افضل

ا......سرور عالم ﷺ کی شب ولادت یقیناً شب قدر سے زیادہ افضل ہے کیونکہ شب ولادت آپ ﷺ کی پیدائش وجلوہ گری کی شب ہے اور شب قدر آپ ﷺ کو عطا کی ہوئی شب ہے۔(''مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّة''صفحہ نمبر84)

ہر نعمت ورحمت نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے

۲......حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے اور آپ ﷺ ہی کی ذاتِ والا صفات کے سبب سے آسمانی وزمینی تمام مخلوقات کو اللہ نے عام نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔(صفحہ نمبر84)

میلاد کی خوشی کرنے سے ابولہب کافر کو بھی فائدہ

۳......ابولہب کی باندیوں میں سے ثویبہ لونڈی نے ابولہب کو رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی جسے سُنکر ابولہب نے اپنی اس باندی ثویبہ کو آزاد کردیا۔ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی ساتھی نے اسے خواب

میں دیکھ کراس کا حال پوچھا تو جواب دیا جہنم میں پڑا ہوں البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔اور اپنی ان دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ان انگلیوں سے میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اس لئے آزاد کیا تھا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی۔ اس صلہ میں ان دونوں انگلیوں سے کچھ پانی پی لیتا ہوں۔ (صفحہ 85-84)

عید میلا د النبی ﷺ منانا مسلمانوں کا عمل

۴......ابن جوزی نے لکھا کہ ابولہب کافر جسکی مذمت قرآن کریم میں وارد ہے جبکہ اس کو ولادتِ رسول اکرم ﷺ کی خوشی منانے میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کا یہ بدلا ملا کہ وہ دوزخ میں بھی ایک رات کے لئے فرحت و مسرت سے ہمکنار ہو جاتا ہے تو ان مسلمانوں کے حال پر غور کیا جائے جو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر مسرتوں کا اظہار کرتے اور آپ ﷺ کی محبت میں بقدر طاقت خرچ کرتے ہیں۔میری جان کی قسم! شب ولادت رسول ﷺ میں خوشی کا اظہار کرنے کے سبب اللہ تعالیٰ اپنے عام فضل وکرم سے اظہار مسرت کرنے والوں کو جنت کے باغوں میں داخل کریگا۔مسلمان ہمیشہ سے محفل میلا د النبی ﷺ منعقد کرتے آئے ہیں۔محفل میلاد کے ساتھ ہی دعوتیں

دیتے کھانے وغیرہ پکواتے اور غریبوں کو طرح طرح کے تحفہ تحائف تقسیم کرتے، خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ نیز ولادتِ باسعادت پر قرآن خوانی کراتے اور اپنے مکانوں کو مزین کرتے (سجاتے) ہیں۔ ان تمام ''افعال حسنہ'' کی برکت سے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ (صفحہ 85)

محفل میلاد منعقد کرنے کے خصوصی فضائل

۵......محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرنے کے خصوصی تجربے یہ ہیں کہ میلاد کرنے والے سال بھر تک اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہتے ہیں اور اسکی برکت سے بہت جلد ان کی حاجتیں اور مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ (صفحہ 85)

میلاد النبی ﷺ مسلمانوں کی عید

۶......اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے جو میلاد النبی ﷺ کی شب کو ''عید'' مناتے ہیں اور جس کے دل میں عناد اور دشمنی کی بیماری ہے وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔ (صفحہ 86)

جھنڈے و پرچم لگانے کا ثبوت

۷......(حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے) تین پرچم اس

طرح دیکھے کہ ان میں سے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت پر نصب تھا۔ (صفحہ 75)

تاریخِ ولادت کے متعلق

۸......12 ربیع الاول تاریخ ولادت رسول ﷺ مشہور ہے اور اہل مکہ کا عمل یہی ہے کہ وہ اس تاریخ کو مقامِ ولادتِ رسول ﷺ کی اب تک زیارت کرتے ہیں۔ (صفحہ 81)

۹......علامہ طیبی رحمہ اللہ کا بیان ہے ''تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ 12 ربیع الاول کو اس دنیا میں رونق افروز ہوئے''۔ (صفحہ 82)

۱۰......میں (عبدالحق) کہتا ہوں کہ طیبی کے امر اتفاق پر ہمیں بھی مندرجہ بالا بیانات کی موجودگی میں کلام نہیں۔ (صفحہ 82)

(شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ کی کتاب سے لئے گئے اقتباسات ختم ہوئے)

☆☆☆

فوائد

شیخ محدّث رحمہ اللہ کے ان اقتباسات کی روشنی میں درج ذیل فوائد حاصل ہوئے:۔

۱......12 ربیع الاول ولادت مصطفیٰ ﷺ کی تاریخ پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

۲......میلاد النبی ﷺ مسلمانوں کی عید ہے۔

۳......عید میلاد النبی ﷺ کی خوشی کرنا مسلمانوں کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔

۴......خاص کر اہل مکہ کا عمل رہا ہے کہ 12 ربیع الاول کو مقامِ ولادتِ رسول ﷺ کی زیارت کرتے رہے۔

۵......محفل میلاد النبی ﷺ کی برکت سے سال بھر امن و امان رہتا ہے اور مصیبتیں و تکالیف دور ہوتی ہیں۔

۶......عید میلاد النبی ﷺ میں اپنے گھروں کو سجانا اور قرآن خوانی وغیرہ جیسے نیک اعمال کرنا خوشی کی علامات ہیں۔

۷......ان تمام افعال حسنہ کے سبب اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

الحمدللہ!

غور فرمائیے! شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ اِن تمام اعمال کو

''افعال حسنہ'' یعنی نیک و مستحب اعمال فرما رہے ہیں اور مسلمانوں کا برسوں سے معمول قرار دے رہے ہیں۔ نیز یہ بھی کہ ان نیک اعمال کے سبب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔

☆☆☆

حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ (جو کہ اشرف علی تھانوی کے پیر صاحب ہیں) ان کا عید میلاد النبی ﷺ کے بارے میں نظریہ اور عمل ملاحظہ فرمائیں:۔

''اور مشرب (طریقہ) فقیر کا یہ ہے کہ محفلِ مولد (میلاد النبی ﷺ) میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں۔ اور (ولادت مصطفیٰ ﷺ کے وقت) قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔'' (فیصلہ ہفت مسئلہ، باب: مولود شریف)

سبحان اللہ! غور فرمایئے کہ شاہ امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ ''ہر سال میلاد النبی ﷺ منعقد کرتا ہوں اور ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں''۔ الحمد للہ! اہلسنّت و جماعت کی آج بھی یہی پہچان ہے۔

عید میلاد النبی

(14 سو سال کے جید اور مستند ائمہ اسلام کی نظر میں)

مسلمان ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آرہے ہیں اور اسے ''عید'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے اب بعض مسلمان کہلانے والے اپنے نبی ﷺ کی ولادت کی یاد میں خوشی منانے کو ناجائز و بدعت بلکہ گمراہی کہنے لگے ہیں اور یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ اسے ''عید'' کا دن کہنا درست نہیں۔ اور اسلام کی 14 سو سالہ تاریخ میں اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا، وغیرہ وغیرہ۔

لہٰذا ہم عید میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے مختصراً چند جلیل القدر ائمہ اسلام کے حوالے پیش کر رہے ہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس دن میں ولادتِ رسول ﷺ کی یاد میں خوشی کا اظہار کرنا، اسے ''عید'' کہنا اور بطورِ عید منانا مسلمانوں کا برسوں سے معمول چلا آرہا ہے۔

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (وفات 911ھ) کا نظریہ:

''رسول اللہ ﷺ کا یومِ ولادت اصل میں خوشی اور مسرت کا موقع ہے۔ مسلمان جمع ہو کر قرآن خوانی کرتے ہیں، ولادت مبارکہ کے معجزات بیان کرتے ہیں اور ضیافت کا انتظام کیا جاتا ہے اور یہ ''بدعت حسنہ'' ہے۔ نبی کریم ﷺ کے میلاد پر فرحت و دلی مسرت کرنے والے کو ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ کی ولادت شریف کے شکرانہ میں نیک اجتماعات منعقد کرنا اور خوشیوں کا اظہار کرنا مستحب ہے''۔ (الحاوی للفتاوی، ج1 ص230,222)

☆ امام شمس الدین محمد سخاوی رحمہ اللہ (وفات 902ھ) کا نظریہ:

''امام سخاوی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں کئی سال تک محفلِ میلاد میں شرکت سے مشرف ہوا، اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ محفلِ پاک کتنی برکتوں پر مشتمل ہے۔ اور بار بار میں نے مقامِ ولادت کی زیارت کی اور میری سوچ کو بہت فخر حاصل ہوا۔ ہمیشہ اہل اسلام تمام علاقوں اور بڑے بڑے شہروں میں حضور ﷺ کے میلاد کے مہینے میں محفلیں منعقد کرتے ہیں''۔ ......(المورد الروی فی مولد النبی، لملا علی قاری)......

☆ امام ملا علی قاری رحمہ اللہ (وفات 1014ھ) کا نظریہ:

''اسلام میں اس مہینے (ربیع الاول) کو فضیلت اور شان حاصل ہے، جو دوسرے مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ سو، اس میں پیدا ہونے والے کا نام بھی محمد (قابل تعریف) اور معنی (ستودہ ذات وصفات) بھی قابل تعریف اور آپ ﷺ کے ظہور کے وقت کئی نشانیاں ظاہر ہوئیں''۔

......(المورد الروی فی مولد النبی، لملا علی قاری)......

☆ محدث امام ابن جوزی رحمہ اللہ (وفات 579ھ) کا نظریہ:

''ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن غرض شرق سے غرب تک تمام بلاد عرب کے باشندے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی، چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور بے پناہ اجر و کامیابی حاصل کرتے ہیں''۔

......(المیلاد النبوی لابن جوزی، ص58)......

☆ امام شمس الدین الجزری رحمہ اللہ (وفات 660ھ) کا نظریہ:

''ابولہب جیسے کافر کہ جس کی مذمت میں سورۂ لہب نازل ہوئی، جب

اس کو ولادت رسول ﷺ کی خوشی کے سبب عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے تو پھر اس مسلمان کا حال کیا ہوگا جو آپ ﷺ کی میلاد پر خوشی و مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم! بیشک اس کی جزاء رب کریم ضرور دے گا اور اپنے فضل و کرم سے اسے جنت کی نعمتوں میں داخل کرے گا''۔

......(الحاوی للفتاوی، ج1 ص230)......

☆ امام ذہبی رحمہ اللہ (وفات748ھ) کا نظریہ:

''سب سے پہلے ''ملک المظفر'' نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا آغاز کیا۔ وہ منکسر المزاج، راسخ العقیدہ بہترین مسلمان تھا، فقہاء اور محدثین سے محبت کرتا تھا''۔ ......(سیر اعلام النبلاء، ج22 ص334)......

☆ امام ابن کثیر رحمہ اللہ (وفات774ھ) کا نظریہ:

''سب سے پہلے میلاد النبی ﷺ منانے کی ابتداء شاہِ اربل ''ملک مظفر ابوسعید کوکبری'' نے کی۔ یہ ایک سخی، عظیم سردار اور بزرگ بادشاہ تھا جس نے اپنے بعد اچھی یادگاریں چھوڑیں۔ وہ ماہِ ربیع الاول میں میلاد مناتا تھا اور عظیم الشان محفل میلاد منعقد کرتا تھا۔ اس کے ساتھ

ساتھ وہ بہادر، دلیر، عقلمند اور عادل بھی تھا۔ وہ خود سادگی پسند تھا اور بڑا سستا لباس و عام خوراک استعمال کرتا، لیکن فقراء اور مساکین پر دل کھول کر خرچ کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے اور اسے بلند رتبہ عطا فرمائے''۔ ......(البدایہ والنہایہ، ج13 ص159)......

☆ امام قسطلانی رحمہ اللہ (وفات923ھ) کا نظریہ:

''ہمیشہ سے اہل اسلام حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد کا اہتمام کرتے آئے ہیں۔ کھانا کھلاتے ہیں اور ربیع الاول کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ اظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کے چرچے کئے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان میلاد النبی ﷺ کی برکات سے فیض یاب ہوتا ہے۔ میلاد النبی ﷺ کی مجرب چیزوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اس سال امن و امان رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی کی راتوں کو عید منایا۔ اور جس کے دل میں بغض و عناد ہو تو وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے''۔ (المواہب اللدنیہ، ج1 ص147)

☆ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (وفات 852ھ) کا نظریہ:

''میلاد النبی ﷺ کی اصل صحیحین (یعنی بخاری ومسلم) کی اس حدیث سے ثابت ہے کہ ''جس میں موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات حاصل ہونے کا تذکرہ ہے اور اس نعمت پر نبی کریم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا''۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی احسان وانعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا بھی مناسب تر ہے۔ حضور ﷺ کی ولادت کی نعمت، تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے''۔

......(الحاوی للفتاوی، ج2 ص229، سبل الہدیٰ والرشاد، ج1 ص365)......

☆ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (وفات 1052ھ) کا نظریہ:

''مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے چلے آئے ہیں۔ صدقات وخیرات اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنے گھروں کو سجاتے ہیں اور شبِ ولادتِ رسول ﷺ کو عید مناتے ہیں۔ ان تمام ''افعالِ حسنہ'' کے سبب سال بھر امن وسلامتی رہتی ہے۔ جس کے دل

میں بغض ہوتا ہے تو وہ اپنی دشمنی میں اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے"۔

(ماثبت بالسنۃ "اردو ترجمہ مومن کے ماہ وسال، صفحہ 86-85" دارالاشاعت، اردو بازار کراچی)

☆ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ (وفات 1317ھ) کا نظریہ:
(تھانوی کے پیر و مرشد)

"فقیر کا مشرب (طریقہ) یہ ہے کہ محفل مولود (یعنی میلاد النبی) میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کا ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں"۔ ......(فیصلہ ہفت مسئلہ، ص 9)......

☆☆☆

ائمہ اسلام کے ان اقوال سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے:

۱......غیر شرعی چیزوں سے اجتناب کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی ولادت کی یاد میں خوشی کا اظہار کرنا اچھا، پسندیدہ اور مستحب کام ہے اور ثواب کا باعث ہے۔

۲......دنیا کے تمام مسلمان برسوں سے عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آ رہے ہیں، بلکہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، شام، یمن غرض شرق سے غرب تک تمام عرب کے رہنے والے اس دن خوشی کا اظہار کرتے رہے۔

۳......ولادت کی خوشی میں اپنے گھروں کو سجانا اور عید کی طرح اسے

گزارنا، مستحب عمل ہے۔ اور اس دن کو عید کے نام سے یاد کرنا بھی جائز ہے۔

۴......میلاد النبی ﷺ منانا ”بخاری و مسلم“ کی حدیث سے ثابت ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ”میلاد النبی ﷺ کی اصل صحیحین (یعنی بخاری و مسلم) کی حدیث سے ثابت ہے“۔

☆☆☆

12 ربیع الاول......تاریخ ولادت شریف
(آثارِ صحابہ اور اقوال علماء کی روشنی میں)

عام مسلمانوں کے ذہنوں میں میلاد النبی کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ولادتِ رسول ﷺ کی تاریخ 12 ربیع الاول نہیں، بلکہ 8 ربیع الاول ہے۔ لہٰذا تاریخ ولادت شریف کے متعلق حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:۔

1 امام بخاری و امام مسلم کے استاذ و شیخ امام ابوبکر بن ابی شیبہ (متوفی 235ھ) رحمہم اللہ کے حوالے سے علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:۔

”عن جابر وابن عباس أنهما قالا: ولد رسول الله ﷺ عام الفيل يوم الاثنين الثانی عشر من شهر ربيع الاول

الخ. (قال ابن كثير) وهذا هو المشهور عند الجمهور".

ترجمہ حضرت جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ پیر کے دن 12 ربیع الاول کو ہوئی۔ (ابن کثیر نے کہا کہ) جمہور مسلمانوں کے نزدیک یہی مشہور ہے۔

......(سیرۃ نبویۃ، لابن کثیر، ج۱ص۱۹۹۔البدایۃ والنہایۃ، ج۲ص۳۲۰)......

"عن محمد بن اسحاق، قال: ولد رسول الله ﷺ لاثنتى عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول. (قال الذهبى فى التلخيص: على شرط مسلم)"

ترجمہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت شریف ربیع الاول کی 12 تاریخ کو ہوئی۔ (امام ذہبی نے اس روایت کو مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا۔)

......(مستدرک حاکم، باب ذکر اخبار سید المرسلین، رقم:4234)......

2 علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں:۔

"وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الفِيْلِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ الثَّانِى عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الاَوّل"

ترجمہ نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ فیل کے سال پیر کے دن 12 ربیع الاول کو ہوئی۔ ......(سیرۃ نبویہ، جزء2 ص93)......

3 علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمہ اللہ (متوفی 923ھ) فرماتے ہیں:۔

"وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّهٗ وُلِدَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ثَانِی عَشَرَ رَبِيعِ الْاَوَّل"

ترجمہ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ 12 ربیع الاول ہے، یہی مشہور ہے۔ ......(المواہب اللدنیہ، جلد1، ص248، بیروت)......

4 شارح مواہب اللدنیہ علامہ زرقانی رحمہ اللہ (متوفی 1122ھ) لکھتے ہیں:۔

"قَالَ ابنُ كَثِيْر: وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ عِنْدَ الْجَمْهُوْر"

ترجمہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ولادت مبارکہ کی تاریخ 12 ربیع الاول جمہور مسلمانوں کے نزدیک مشہور ہے۔

......(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ، جلد1، ص248، بیروت)......

5 حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی 1052ھ) فرماتے ہیں:۔

"اثْنَى عَشَر وَهُوَ الْمَشْهُورُ وَعَلَيْهِ اَهلُ مَكَّة"

ترجمہ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ 12 ربیع الاول مشہور ہے اور مکہ والوں کا عمل اسی پر ہے۔

......(ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ، ص28، مطبوعہ: دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی)......

6 شارح مشکوۃ شریف، علامہ طیبی رحمہ اللہ (متوفی 743ھ) فرماتے ہیں:۔

اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ثَانِي عَشَر الرَبِيْع الْاَوَّل

ترجمہ علماءِ اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت شریف پیر کے دن 12 ربیع الاول کو ہوئی۔

......(ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ، ص28، مطبوعہ: دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی)......

7 اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:۔

حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ 12 ربیع الاول پر جمہور مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ عید میلاد النبی، عید اکبر ہے۔ قول و عمل جمہور مسلمین ہی کے مطابق بہتر ہے۔ بہترین و مناسب ترین عمل وہی ہے جس پر جمہور مسلمانوں کا عمل ہو۔ ......(فتاوی رضویہ، ج26، ص414)......

☆☆☆

عید میلاد النبی ﷺ کے بارے میں
''شکوک وشبہات'' کے جوابات

......بدعت......

یادرہے! بعض لوگ عوام کے سامنے بدعت کی غلط تشریح کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ جو کام (چاہے اچھا ہو یا بُرا) نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں کیا وہ بدعت و گمراہی ہے۔ اس طرح عوام کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ عیدمیلاد النبی منانا بھی ایک نیا کام ہے لہٰذا یہ بھی گمراہی ہے۔ (معاذ اللہ)

لہٰذا بدعت کی صحیح تعریف وتشریح جو فقہاء ومحدثین نے بیان کی ہے، ہم آپ کے سامنے بحوالہ پیش کر رہے ہیں۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''بدعت کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ ہر وہ نیک عمل جو قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو، اسے بدعت حسنہ (اچھا) کہتے ہیں۔ اور جو شریعت کے خلاف ہو، اسے بدعت قبیحہ (بُرا) کہتے ہیں''۔

......(فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب صلاۃ التراویح)......

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بدعت کی دو قسمیں ہیں: ایک، وہ جو قرآن وسنت اور اجماع وآثار صحابہ کے مخالف ہے، یہ بدعت ضلالت وگمراہی کہلاتی ہے۔ دوسری، وہ خیر وبھلائی کے کام جو قرآن وسنت کے مخالف نہ ہو، یہ ایسی بدعت ہے جو گمراہی اور مذموم نہیں۔ جیسا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تراویح کے متعلق فرمایا تھا: ''یہ اچھی بدعت ہے'' (نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِه)''.

......(فتح الباری شرح صحیح بخاری - مرقاۃ شرح مشکاۃ، ج ا ص ۳٦٨)......

لہٰذا ''بدعت حسنہ'' کے جائز ہونے پر تمام علماء متفق ہیں (بلکہ) نیک نیت سے کرنے والے کیلئے ثواب کی امید بھی ہے۔ لہٰذا غیر شرعی امور سے اجتناب کرتے ہوئے اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جائے تو یقیناً جائز بلکہ مستحب اور ثواب کا باعث ہے۔

......کیا صحابہ کرام نے میلاد منایا......

اس موقع پر خود ساختہ اور من گھڑت یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ ''کیا صحابہ کرام نے میلاد منایا'' جب صحابہ نے میلاد النبی نہیں منایا تو پھر میلاد منانا بدعت وناجائز ہے۔

جواب: یہ اعتراض کرنے والوں سے صرف اتنا سوال کرلیا جائے کہ ''بتائیں قرآن مجید کی کس آیت یا کونسی حدیث میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو کام صحابہ کرام نے نہیں کیا وہ ناجائز ہے؟ اگر کسی آیت یا حدیث میں یہ حکم آیا ہے تو برائے کرم ہمیں بھی بتادیں''۔

یہ اعتراض دراصل شریعت پر افتراء اور جھوٹ باندھنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ قرآن وسنت کا واضح حکم یہ ہے کہ جس کام سے اللہ اور اسکے رسول نے منع نہیں کیا وہ جائز ومباح ہے۔اس ضمن میں یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

الحدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حلال قرار دیا، وہ حلال ہے۔اور جس کو حرام فرمادیا، وہ حرام ہے۔اور جن چیزوں کا کوئی حکم بیان نہیں کیا گیا وہ تمہارے لئے معاف (جائز) ہے''۔ ......(جامع ترمذی، کتاب اللباس)......

یہی حکم ''سورۂ مائدہ، آیت نمبر 101 ''میں بھی بیان فرمایا گیا ہے۔

لہٰذا قرآن وسنت کے اس حکم سے (کم از کم) عید میلاد النبی منانا جائز ضرور ہونا چاہیے کیونکہ قرآن مجید نے میلاد النبی منانے سے منع نہیں کیا۔

الزامی جواب: نیز اس احمقانہ اعتراض پر اگر کوئی صاحبِ علم ان سے صرف یہ چند سوالات کرلے، تو فرق خوب واضح ہو جائے گا:۔

ا۔ کس صحابی نے حج کے علاوہ کوئی اجتماع کیا؟ ۲۔ کس صحابی نے سیرت النبی کے جلسے کئے؟ ۳۔ کس صحابی نے سالانہ ختم بخاری کا جلسہ کیا؟ ۴۔ کس صحابی نے سہ روزہ اور چلے کے نام مخصوص کرکے تبلیغ کی؟ ۵۔ کس صحابی نے حسنِ قرآت کا جلسہ منعقد کیا؟

حالانکہ کسی صحابی سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔ مگر یہ تمام کام وہ لوگ کررہے ہیں جو ''عید میلا دالنبی'' منانے کا ثبوت صحابہ کرام کے عمل سے طلب کرتے ہیں۔ لہٰذا انھیں اپنی اس غلط فہمی سے توبہ کرنی چاہیے۔ نیز مسلمانوں پر خوامخواہ بدعت وگمراہی کا الزام لگانا، خود ان کی گمراہی کی دلیل ہے۔

......غیر شرعی امور کا ارتکاب......

عام طور پر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ میلا دالنبی کے موقع پر بعض لوگ غیر شرعی کام کرتے ہیں۔ تو پھر میلا دالنبی منانا ہی بدعت ہے۔

جواب: کسی بھی نیک کام میں اگر ناجائز اور گناہ کے کام داخل ہو جائیں تو اس نیک کام کو بدعت کہنا کوئی عقلمندی نہیں۔ اور نہ ہی اس نیک کام کو ختم کیا جاتا

ہے، بلکہ ناجائز اور گناہ کے کاموں کو دور کیا جاتا ہے۔ مثلاً: شادی بیاہ ہی کو لے لیجئے! کہ بیشمار برائیوں کا آج مجموعہ بن چکا ہے۔ مگر کوئی سر پھرا ایسا نظر نہیں آتا جو یہ کہتا ہو کہ شادی بیاہ کو ہی ختم کر دیا جائے۔ یہی معاملہ میلاد النبی اور دیگر اسلامی تہوار کا بھی ہے۔ لہٰذا غیر شرعی امور کو حتی المقدور احسن طریقے سے روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور عید میلاد النبی کو بدعت و حرام کہہ کر مسلمانوں کے درمیان عداوت و نفرت کا بیج بو کر انھیں لڑانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

......تاریخ ولادت......

تاریخ ولادت کے حوالے سے عام مسلمانوں کو یہ تاثر دینے کی بھی کوشش کی جاتی ہے کہ 12 ربیع الاول ولادت شریف کی تاریخ نہیں، بلکہ وصال شریف کی ہے اور وصال کے دن غم ہونا چاہئے۔ خوشی کیسی؟

جواب: اس غلط فہمی کے ازالہ سے پہلے ایک بات جو قابل غور ہے وہ یہ کہ جو لوگ 8 ربیع الاول بطورِ پیدائش کی تاریخ پر اصرار کرتے ہیں ان کا مقصد صرف عید میلاد النبی ﷺ منانے سے روکنا ہوتا ہے، کیونکہ وہ خود بھی 8 ربیع الاول کو عید میلاد النبی ﷺ نہیں مناتے، بلکہ محض اُمت کے درمیان فتنہ وفساد

پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ غلط فہمی یا اعتراض کہ غم منانا چاہیئے۔خوشی کیسی؟ ......انتہائی احمقانہ ہے!...... کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انتقال پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے کو ناجائز وحرام قرار دیا ہے،سوائے اس عورت کے کہ جس کا خاوند انتقال کر جائے تو صرف اس عورت پر 4 ماہ 10 دن کا سوگ ہے اسکے بعد اسے بھی سوگ منانا جائز نہیں۔شیعہ حضرات جو محرم میں سوگ کرتے ہیں اس کے ناجائز ہونے کی یہی وجہ ہے۔

افسوس! ان لوگوں پر کہ جو جشن ولادت کی دشمنی میں اتنے اندھے ہو جاتے ہیں کہ امت کو ایک ناجائز اور حرام فعل یعنی تین دن کے بعد سوگ اور غم منانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ یہ ان کے احمق ہونے کی کھلی دلیل ہے۔

یاد رہے کہ ہم شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ اور دیگر محدثین کے حوالے سے یہ ذکر کر چکے ہیں کہ 12 تاریخ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ پر جمہور مسلمانوں کا اتفاق ہے اور اسی تاریخ کو تمام مسلمان میلاد النبی مناتے رہے ہیں۔

☆☆☆

چند گزارشات

یقیناً عید میلاد النبی ﷺ منانا مستحب اور باعث اجر و ثواب ہے جبکہ غیر شرعی امور سے اجتناب کیا جائے۔ یہ امر واقعی ہے کہ مخالف ہمیشہ منفی پہلو کو ہی اچھالتا ہے۔ ہزاروں، لاکھوں افراد میں سے چند غیر ذمہ دار اور غیر سنجیدہ افراد کی غیر شرعی و غیر مہذب حرکات کو پیش کر کے اہلسنّت و جماعت سے لوگوں کو بدظن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا، عاشقانِ رسول ﷺ سے گزارش ہے کہ ایسے غیر سنجیدہ افراد کو محبت اور پیار سے بالخصوص میلاد کے اجتماعات میں گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتے رہیں۔

چند غیر شرعی امور کی نشاندہی

۱......میلاد النبی کے موقع پر بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں، ایسا کرنا شرعاً گناہ ہے۔ نیز میوزیکل نعتوں سے بھی بچنا ضروری ہے۔

۲......بجلی کی چوری ہر وقت گناہ ہے۔ اور نیک کاموں میں گناہ کا ارتکاب ثواب سے محرومی ہے۔

۳......نعت خوانی و دیگر تقریبات میں فُل ساؤنڈ اسپیکر چلانے سے پرہیز کریں۔ اور اس قدر دھیمی آواز کے ساتھ چلائیں کہ کسی عبادت کرنے والے،

سونے والے، یا مریض وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔ اذان و اوقاتِ نماز کا خاص خیال رکھتے ہوئے ساؤنڈ بند کر دیں۔ نیز رات گئے تک محافل جاری نہ رکھیں جس سے جماعتِ فجر فوت ہونے کا خطرہ ہو۔

۴......میلاد کے جلوس میں باوضو رہنے کی خوب کوشش کریں اور نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ سب سے پہلے نماز، باقی سب بعد میں۔ کیونکہ نماز اسی آقا ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جس کا ہم میلاد منا رہے ہیں۔

۵......جلوس یا ایسے مقامات جہاں پر مردوں کا ہجوم ہو، عورتوں کا جانا فتنے سے خالی نہیں۔ لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ وہ ایسے مقامات سے بچیں۔

۶......نیز کھانے پینے کی اشیاء پھینک کر دینے کے بجائے ہاتھوں میں دیں۔ زمین پر گرنے بکھرنے اور قدموں تلے کچلنے سے بے حرمتی ہوتی ہے۔

۷......اگر آپ نے نعلین پاک کے بیجز یا اسٹیکرز لگائے ہوئے ہیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ کہیں بے توجہی کے سبب اتر کر زمین پر نہ آن پڑے۔ مگر دورانِ جلوس انھیں اتار کر جیب وغیرہ میں حفاظت سے رکھ لیں، کیونکہ جلوس میں دھکم پیل کے سبب اکثر اوقات یہ چیزیں زمین پر نظر آتی ہیں جو ایک عاشق کیلئے یقیناً انتہائی تکلیف اور اذیت کا باعث ہے۔

......**اے کاش!** ہماری ذات سے دین کو نقصان نہ ہو......

خاتمہ

اس مختصر تحریر کا اختتام ہم شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ کی اُس رقت انگیز اور پراثر دعا پر کررہے ہیں کہ جس میں آپ نے اپنی زندگی کے سب سے اہم ترین عمل کو بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے ہوئے دنیا کے سامنے عید میلاد النبی ﷺ کی اہمیت کو آفتاب کی طرح روشن کردیا۔

آئیے! شیخ رحمہ اللہ کی اس مقبول دعا کے ساتھ ہم بھی شامل ہوجائیں۔

(شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ کی رقت انگیز "**دعا**")

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فسادنیت موجود رہتی ہے، مگر مجھ فقیر حقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ محفلِ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر میں کھڑے ہوکر تیرے محبوب ﷺ پر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری اور

محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجتا رہا ہوں۔

اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد النبی ﷺ سے بڑھ کر تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الراحمین! مجھے کامل یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔ ......(آمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الاَمِیْن ﷺ)......

......(بحوالہ: اخبارالاخیار [مترجم] صفحہ 723-724)......

☆☆☆

تمت

ایصالِ ثواب کا بہترین طریقہ
اولیاء کرام اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب
کیلئے مختلف موضوعات پر رسائل و پمفلٹ ہمارے
ادارے سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔ اور مساجد، اسکول،
کالج، گھر، رشتہ داروں اور دوست واحباب میں تحفۃً
تقسیم کیجئے۔
ہوسکتا ہے کہ آپکی لمحہ بھر توجہ کسی کے ایمان کی
حفاظت کا ذریعہ بن جائے۔
ادارہ احکام اسلام
- cell - 0313-2154722
- email - ahkameislam@yahoo.com